Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

مصباح

ربوہ

ارشاد حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

قادیان میں مصباح کے نئے دور کے پہلے پرچہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس مبارک تحریر سے رسالہ مصباح کو نوازا تھا وہ بمناسبت حال اب پھر شائع کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے الفضل اور دوسرے ذرائع سے معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ مصباح اب لجنہ اماء اللہ کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔ اب مرد اس کے بار سے آزاد ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ اس سے دست بردار ہوتے ہیں۔ عورت اور مرد اسلام کی رو سے دو کل نہیں نہ دو جزو ہیں۔ بلکہ ایک کل کے دو جزو ہیں۔ وہ ایک کل نہیں۔ کیونکہ وہ دونوں کے الگ الگ حق مقرر کرتا ہے۔ وہ دو جزو نہیں۔ کیونکہ وہ دونوں کو الگ الگ رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پس اسلام کی رُو سے وہ ایک کل کے دو جزو ہیں۔ اس لئے وہ ایک دوسرے کی ذمہ داری سے کسی صورت میں بھی دستبردار نہیں ہو سکتے۔ پس جس طرح مردوں کے اخباروں میں آپ کی دلچسپی ختم نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ کے اخباروں میں مردوں کی دلچسپی ختم نہیں ہو سکتی۔ ایک کل کے دو جزوؤں کا پوری طرح اتحاد ضروری ہے۔ ورنہ دونوں بیکار ہو جائیں گے۔ وہ علیحدہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ وہ ایک کل کے جزو ہیں۔ وہ متضاد حالات میں بھی نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اس صورت میں ان کا اجتماع دونوں ہی کو بیکار کر دیگا۔ ایک جزو دوسرے کی طاقت میں نہ ہوگا۔ بلکہ اسے توڑنے والا ثابت ہوگا۔ اور اس طرح ان کا وجود الگ الگ جو کام کر سکتا تھا۔ اکٹھے وہ کر اتنا کام بھی نہ کر سکیگا۔ پس اپنے الگ رسالہ کو ایک علیحدہ وجود نہ سمجھو۔ بلکہ ایک ہی کام کا ایک ہی جزو سمجھو جس طرح ایک سکول میں ایک ہی جماعت کے دو یا تین فریق ہوتے ہیں جماعت ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر کام کی سہولت کے لئے اسے فریقوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ہر فریق کا استاد پڑھاتا وہی کچھ ہے جو دوسرا۔ لیکن کئی استاد تھوڑی تھوڑی تعداد طالب علموں کی لیکر شاگردوں کی طرف زیادہ توجہ دے سکتے ہیں

اسلام کا قانون دہندہ خدا ہے۔ اور وہ مرد ہے نہ عورت۔ اس لئے نہ وہ مرد کا طرفدار ہے نہ عورت کا۔ پس آؤ اپنے پیدا کرنے والے عادل خدا کے حکموں کے مطابق مِل کر کام کریں۔

مرزا محمود احمد

(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

مصباح ربوہ

زیرِ انتظام مرکزیہ لجنہ اماء اللہ ربوہ

مدیرہ امۃ العزیز

جلد ۲۳ — بابت ماہ جون سنہ ۱۹۵۰ء — نمبر ۳

فہرست مضامین

۱	شذرات	مدیرہ	۲
۲	عربی کلام منظوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام		۴
۳	خطبہ جمعہ حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ		۵
۴	ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام		۱۱
۵	چند اچھے اور اہم امور	محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے	۱۳
۶	اے چاند (نظم)	محترم قاضی محمد اکمل صاحب	۱۵
۷	رمضان المبارک	امۃ اللہ خورشید	۱۶
۸	حفظانِ صحت	محترمہ زینب خاتون طبیب النساء صاحبہ	۲۲
۹	احادیث	(منقول از مقامات النساء)	۲۳
۱۰	یادِ قادیان (نظم)	محترم مولوی مصلح الدین صاحب	۲۶
۱۱	جب مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کیا	محترمہ حور بانو صاحبہ پانی پتی	۲۸
۱۲	ضروری باتیں	محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ	۲۹
۱۳	رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ		۳۰
۱۴	دستکاری		۳۱
۱۵	وصایا		۳۳

(شیخ خورشید احمد صاحب منیجر پرنٹر و پبلشر نے نیاز الیکٹرک پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مدیرہ

ہمارا مصباح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مصباح کا یہ تیسرا پرچہ بہنوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے قبل الفضل کے ذریعہ اور مصباح میں بھی احمدی بہنوں کی خدمت میں کئی دفعہ عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ مصباح کی ہر طرح اعانت کرنا ان کا فرض اولین ہے۔ موجودہ پُرخطر دور میں جہاں اور بہت سی مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہاں فحش لٹریچر، گندے ناول، حیا سوز افسانے اور بے دینی کیطرف لے جانے والے رسائل بھی ہمارے اخلاق کو تباہ کرکے انسانیت کے درجہ سے گرا کر ہمیں اسفل السافلین میں پہنچانے میں پیش پیش ہیں۔

ہم نے باوجود قلت وسائل کے مصباح کی اشاعت کا انتظام محض اسی لئے کیا ہے۔ تاکہ ہم اپنی بہنوں اور بچیوں کو جن پر کہ قوم کی ترقی کا سارا دارومدار ہے۔ اس مسموم لٹریچر کے بداثرات سے بچا سکیں۔ ہماری بہنیں مصباح کی عدم اشاعت کی وجہ سے شدت سے اس قسم کے مذہبی اور اخلاقی رسالہ کی منتظر تھیں۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس اہم فریضہ کی طرف نہ صرف توجہ ہی دلائی ہے۔ بلکہ اس نے ہمیں اس راستہ میں کافی حد تک کامیاب بھی کر دیا ہے۔ بہنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ نئی پود میں دینی سپرٹ پیدا کرنے اور حالاتِ زمانہ سے روشناس کرانے کیلئے زیادہ سے زیادہ ان کو اس مفید رسالہ کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔

ہمارا یہ رسالہ ادبی، اخلاقی اور دینی معلومات پر مشتمل ہوا کرے گا۔ نیز ہم نے یہ انتظام بھی کر لیا ہے۔ کہ ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایسے تازہ تازہ ارشادات بھی اس کے ذریعہ آپ تک پہنچتے رہیں۔ جن کا تعلق ہمارے ساتھ ہے۔ تاکہ ہم اپنے آپ کو اپنے آقا کے منشاء کے مطابق جلد سے جلد تیار کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اس کے مضامین سے کماحقہ فائدہ ہم اسی وقت ہی حاصل کر سکتی ہیں جبکہ ہم میں سے ہر خواندہ بہن اس کا خود مطالعہ کرے۔ اپنے بچوں کو کرائے۔ اور دیگر غیر احمدی مستورات میں اس رسالہ کے مطالعہ کا بھی شغف پیدا کرے۔

اس رسالہ کی اشاعت میں ادارہ احمدی بہنوں کی اعانت کا زیادہ سے زیادہ محتاج ہے۔ مالی مشکلات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پیشِ نظر یہ بات نہایت لازمی ہے کہ ہم اس کی اشاعت کا کثرت سے انتظام کریں۔ اس سے ہمیں دو فائدے ہوں گے۔

اول تو یہ کہ رسالہ ہذا کثیر تعداد میں بہنوں تک پہنچے گا۔ دوئم کثرتِ اشاعت کے باعث ہم زیادہ دیر تک بآسانی اس رسالہ کو جاری رکھنے کا انتظام کر سکیں گی۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اس فیج اعوج کے زمانہ میں مبعوث فرما کر اپنے بندوں پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیا ہے۔ وہی لوگ جو آپ کی بعثت سے قبل اسلام کے صفحہ ہستی سے مٹ جانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ ان کو اس کشتی امت کے ناخدا نے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آج کوئی شخص دلائل اور براہین کے لحاظ سے اسلام کے مقابلہ میں ٹھہرنے کی تاب نہیں لا سکتا۔ آپ کا بے نظیر لٹریچر جو کہ حمایتِ اسلام میں قصرِ مرصوص کی حیثیت رکھتا ہے مخالفینِ اسلام کے لئے ایک ناقابل تسخیر قلعہ سے کم نہیں۔ آپ نے مذہبی دنیا میں ایک زبردست انقلاب رونما کر دیا ہے یہ اس مقدس وجود کی ہی برکت ہے کہ آج بڑے سے بڑا معاندِ اسلام دلائل و براہین کے لحاظ سے اسلام کے مقابلہ کی تاب نہ رکھتے ہوئے پسپا ہونے کے علاوہ کوئی رستہ نہیں پاتا۔

پیاری بہنو! آپ کا فرض ہے کہ آپ حضرت اقدس کی کتب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور اس ہتھیار کو استعمال کرنے کے طریقوں سے بھی آگاہ ہوں۔ جن کے ذریعہ سے مخالفین اسلام گھائل ہو کر اپنے آپ کو شکست خوردہ تسلیم کر چکے ہیں۔ آپ کا لٹریچر اسلام کی ایک جیتی جاگتی تصویر اور علوم و معارف کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ آپ نے اپنی کتب میں مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ آپ کی کتب کے مطالعہ کے نتیجہ میں انسان اپنے میں ایک نئی تبدیلی پاتا ہے۔ اور تاریک دل نورِ نبوت سے منور ہو کر آستانۂ الٰہی کی شمعیں بن جاتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے ہزاروں نفوس باخدا انسان بن گئے ہیں۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس درِ بے بہا کو حاصل کرنے کے لئے اس بحرِ شفاف میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ آمین

★ مصباح تمہارا اور تمہاری بچیوں کا [illegible] ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کلام منظوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس قصیدہ کے دس اشعار پہلے پیش کئے جا چکے ہیں اب مزید حصہ شائع کئے جاتے ہیں

قَدْ آثَرُوْكَ وَفَارَقُوْا أَحْبَابَهُمْ ۔۔۔ وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْإِخْوَانِ

انہوں نے تجھے مقدم کیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا ۔۔۔ اور بھائیوں کے حلقہ سے دور ہو گئے

قَدْ وَدَّعُوْا أَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ ۔۔۔ وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانٍ

انہوں نے خواہشوں اور نفسوں کو بھلا دیا ۔۔۔ اور سب طرح کے فانی مالوں سے بیزار ہو گئے

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ ۔۔۔ فَتَمَزَّقَ الْأَهْوَاءُ كَالْأَوْثَانِ

رسول کریم صلعم کی کھلی دلیلیں ان پر ظاہر ہوئیں اس لئے انکی ۔۔۔ نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا ۔۔۔ وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت روشن کئے گئے ۔۔۔ اور خدا نے اُن کو طوفان سے بچا لیا

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْأُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ ۔۔۔ فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

لوگوں کے ظلم و ستم نے اُن کو چور چور کر دیا ۔۔۔ مگر وہ خدائے منان کی مہربانی سے ثابت قدم رہے

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعَقَارَهُمْ ۔۔۔ فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

اوباشوں نے اُن کے مال اور مکان لوٹ لئے ۔۔۔ مگر اس کے عوض فرقان کے موتی پا کر ان کے چہرے چمک اٹھے

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا ۔۔۔ لِتَمَتُّعِ الْإِيْقَانِ وَالْإِيْمَانِ

اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا اور ۔۔۔ یقین اور ایمان کی دولت لینے کو تیزی سے آگے بڑھے

قَامُوْا بِإِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ ۔۔۔ كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِي الْمَيْدَانِ

رسول کریم صلعم کی جنگ آوری کے ساتھ میدان میں ۔۔۔ لڑائیوں پر یوں ڈٹ گئے جیسے کوئی عاشق شیدا ہوتا ہے

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِيْ حُبِّهِمْ ۔۔۔ تَحْتَ السُّيُوْفِ أُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

بہادروں کا خون محبت کی سچائی میں ثابت قدمی ۔۔۔ کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا

جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ ۔۔۔ فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيْمَانِ

وہ تیرے حضور لٹے ہوئے اور عریانوں کی طرح آئے ۔۔۔ سو تو نے ایمان کی چادریں اُن کو پہنا دیں

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احمدی مستورات خدمتِ دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں

مردوں کی نسبت عورتیں احمدیت کی تبلیغ میں زیادہ روک بن رہی ہیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ
مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے عید کے قبل سے دورانِ سر کی تکلیف ہے۔ بعض دفعہ تو بیٹھا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو سکتا ہوں اور نہ کھڑا ہوا بیٹھ سکتا ہوں۔ فوراً سر چکرا جاتا ہے اور مجھے کسی چیز کا سہارا لے کر اس حالت [illegible] بولنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس بیماری میں زیادہ بولنا اور حرکت کرنی منع ہے۔ جہاں تک ہو سکے لیٹے رہنا چاہیے لیکن مجھے لیٹے رہنے یا خاموش رہنے کا بھی موقعہ نصیب نہیں ہو سکتا اور یوں بھی اس بیماری کا مجھ پر ایک اثر رہتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دورانِ سر کی تکلیف تھی اور خاندانی مرض ہونے کی وجہ سے اس کے مزمن اور کرانک ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آخری عمر میں چار پانچ سال باہر نماز کیلئے بھی نہیں آسکتے تھے۔ ۱۹۰۵ء کے بعد آپ گھر سے باہر بہت کم نکلتے تھے اور بہت کم بول سکتے تھے گو بعض دفعہ اگر موقعہ ہوتا تو باتیں کرنی بھی پڑتی تھیں مثلاً اگر کوئی اجتماع ہو جاتا یا باہر سے کچھ لوگ آجاتے تو آپ باتیں بھی کر لیتے۔ لیکن عام طور پر آپ بہت کم بولتے تھے۔ شام کے وقت آپ کو یہ دورہ عام ہوتا تھا۔ اس مرض کے لئے ٹہلنا پھرنا مفید ہے لیکن یہ چیز بھی بعض لوگوں کے لئے ابتلا کا موجب بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عصر سے شام تک باہر سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے میں نے بھی دیکھا ہے کہ اگر آہستہ آہستہ چہل قدمی کی جاوے تو صحت پر مرض کا اثر معلوم نہیں ہوتا لیکن اگر بیٹھے ہوتو کھڑے ہو جایا کرتے ہو تو سمجھا جاتا ہے مرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کروٹ بدلی تو تو اس مرض کا اثر زور سے ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو جماعت بہت تھوڑی تھی۔ اور اکثر لوگ کہتے تھے کہ احمدیت میں داخل ہوئے تھے اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سے شام تک سیر کے لئے چلے جانے اور عصر شام کی نماز میں حاضر نہ ہو سکنے پر معترض نہیں ہوتے تھے۔ لیکن یہ بات آجکل کے لوگوں کے لئے زیادہ ٹھوکر کا موجب ہے کہ عصر سے شام تک میں باہر سیر کرتا رہوں اور پھر لوگوں کو کہوں کہ میں مانع ہے مسجد میں نہیں آسکتا۔ ضرور لوگ اس بات کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔ بہرحال جو مشیت الٰہی ہے وہ تو ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ اس مرض کا حملہ مجھ پر کوئٹہ میں بھی ہوا تھا لیکن چار دن کے بعد وہ حملہ ہٹ گیا تھا۔ اب کے یہ حملہ لمبا ہو گیا ہے۔ بارہ تیرہ دن کے قریب ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک یہ حملہ برابر جاری ہے۔ اس صورت میں پریشانیوں کی بہت کچھ تھی لیکن پس یہ تجویز کی گئی کہ آج جمعہ کی نماز اس جگہ ادا کی جائے۔ جہاں مستقل طور پر مسجد بنائی جائے گی۔ تو منتظمین کی طرف سے یہ عذر کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس سائبان کم ہیں۔ لوگ دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ پھر سائبان وغیرہ کو وہاں اٹھا کر لے جانا پڑے گا۔ لیکن میں نے پسند کیا کہ جب تک خدا تعالیٰ توفیق دے جمعہ کے لئے ہم اس جگہ کو استعمال کریں جہاں مستقل طور پر مسجد کا بنایا جانا تجویز کیا گیا ہے۔ خواہ خطبہ چھوٹا ہو جائے کیونکہ لمبا خطبہ پڑھنا تو ضروری نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر بہت ہی مختصر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خطبہ میں نماز سے مختصر وقت لگتا تھا۔

آج میں جس مضمون کو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پہلے بھی میں نے ارادہ کیا تھا لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ اس مضمون کو آج جمعہ میں بیان کروں تا جہاں ربوہ کی نئی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ وہاں اس کی بھی بنیاد رکھ دی جائے۔ چند مہینوں سے میں غور کر رہا تھا کہ ہماری تبلیغ کے رستہ میں بہت سی مشکلات نظر آ رہی ہیں۔ ہماری اندرونی اور بیرونی تبلیغ بہت سست ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے غور کر کے سمجھا کہ اس کی بنیادی وجہ عورتوں میں اس آزادی اور بے دینی کا پیدا ہونا ہے۔ جو ان میں مغربیت کے اثر کی وجہ سے آگئی ہے ورنہ یوں تو اسلام نے بھی عورتوں کو آزادی دی ہے۔ لیکن ان کی مغربیت زدگی کی آزادی ان کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہے۔ اور جب یہ آزادی عورت کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہوتی ہے۔ تو ان کے خاوند پیدا ہوتا ہے اسے بھی وہ احمدیت قبول کرنے سے روکتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنے بچوں کو بھی احمدیت کے قبول کرنے سے روکے گی۔ کیونکہ اگر وہ احمدیت قبول کر لے تو اس کی آزادی میں فرق آ جائے گا۔ غرض عورتیں ہماری تبلیغ میں روک بن رہی ہیں۔ اور یہ روک آہستہ آہستہ وسیع ہوتا جائے گا۔ کیونکہ یہ تعلیم جب بڑے بڑے شہروں میں پھیل جائے گی تو بڑے شہروں سے قصبات میں آ جائے گی اور قصبات سے گاؤں میں آ جائے گی اور پھر گاؤں سے ... پھیل جائے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو ہی ہیں۔ کوئٹہ میں ملٹری آفیسرز میں میں نے ایک لیکچر دیا جب وہ آفیسرز اپنے گھروں میں واپس گئے تو عورتوں نے بہت لے دے کی۔ انہوں نے اپنے خاوندوں سے کہا تم احمدیوں کے جلسے میں کیوں گئے تھے۔ بعض لوگ احمدیت کے بالکل قریب تھے۔ لیکن محض عورتوں کی مخالفت کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ گئے۔ ایک عورت نے اپنے خاوند کو جو ایک فوجی افسر تھے کہا کہ احمدی تو پردہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویوں سے شادی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر تم ان کی مجالس میں گئے تو میرا اور تمہارا گذارہ مشکل ہو جائے گا۔ تعدد ازدواج پردہ اور دوسری مختلف باتیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن کو آجکل کی عورتیں پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں۔ وہ احمدیت میں پائی جاتی ہیں اس لئے وہ احمدیت کی تبلیغ میں روک بن رہی ہیں۔ اور یہ روک دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ عورتیں سمجھتی ہیں کہ پردہ کی وجہ سے انہیں بلاوجہ گھروں میں بند رکھا جاتا ہے غیر مردوں سے ملنے سے روکا جاتا ہے۔ کثرت ازدواج کی وجہ سے ان کی ہتک کی جاتی ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ مشرقی پنجاب میں جو عظیم الشان تباہی عورتوں پر آئی ہے۔ وہ محض پردہ کی وجہ سے ہے ہندو لوگوں کو بھی مسلمانوں سے نفرت ہے۔ کیونکہ ان کی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ لیکن جب وہ ہندوؤں کے پاس جاتے ہیں ان کی بیویاں ان سے آزادی سے ملتی ہیں وہ ان سے باتیں کرتی ہیں۔ اسلئے وہ ہندوؤں کا اچھا اثر لے کر واپس جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں عورتوں سے بات چیت

کرنا زیادہ مرغوب ہوتا ہے۔ کہیں مغربیت کے دلدادہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا آلہ کار بنانے کیلئے انہیں علمی اور سیاسی میدان میں لانے کا بہانہ بنا کر پردہ کے خلاف بھڑکاتے ہیں کہیں وہ اپنے آپ کو علماء میں سے گردانے جانے کا ارادہ اور رُعب لے کر عورتوں کے مطالبات پورا کرنے کا سوال لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ چیزیں جہاں عورت کو احمدیت کے قبول کرنے سے روک رہی ہیں۔ وہاں مردوں میں بھی تبلیغ کے رستہ میں روک بن رہی ہیں۔ مرد بھی عورت کا نام لے کر احمدیت سے متنفر ہیں۔ کچھ تو اس لئے کہ وہ عورتوں کی مجلس سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کچھ اس لئے کہ اگرچہ ان میں عورتوں کی مجلس سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خواہش نہیں لیکن ان کی عورتیں بہنیں اور بیٹیاں کالجوں میں جاتی ہیں۔ وہ مغربیت کی دلدادہ ہوتی ہیں اس لئے وہ مردوں کو بھی احمدیت سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتی ہیں غرضیکہ مرد کبھی ذاتی طور پر اور کبھی بیوی بچوں کی خواہشات کا خیال کر کے مغربیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ اسے وہ برا سمجھتا ہے۔ اب اگر عورتوں کے مسائل پر روشنی ڈالی جائے تو جو چیزیں عورتوں کے حق کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ روک بن جاتی ہیں۔ وہ سارے دلائل سن کر یہ کہہ دیتی ہیں۔ ہاں جی تم مرد جو ہوئے آپ کی تو غرض ہی یہ ہے۔ کہ ہم تہذیب سے بے بہرہ رہیں پردہ ہمارے منشاء پر ہوتا ہے۔ تعدد سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے دوسری شادی سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ تمہارے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے ہی مرتے ہیں اب ایسا نہ کریں تو پھر مرتے کیسے اٹھائیں۔ پھر بعض عورتیں یہ کہہ دیتی ہیں کہ مردوں کے ہاتھ میں قلم رہا ہے۔ اسے جو چاہے وہ لکھ دے۔ وہ یہ کہنے سے ڈرتی ہیں کہ مذہب ایسا کہتا ہے وہ کہتی ہیں مرد جو چاہتا ہے۔ مذہب کے نام پر کر دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں قلم ہے جو چاہے لکھ دے گویا یہ باتیں مذہب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ مردوں نے محض اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مذہب کے نام پر لکھ دی ہیں۔ اس کا ایک ہی علاج ہو سکتا ہے وہ یہ کہ عورتیں مبلغ بنیں۔ اگر وہ عورتوں میں تبلیغ کریں گی تو ہمارے رستہ سے یہ روک یقیناً مٹ جائے گی۔ مرد عورتوں میں تبلیغ کرے گا تو انہیں یہ کہنے کا موقع مل جائیگا کہ مرد کے ہاتھ میں قلم ہے جو کچھ جو چاہا لکھ دیا لیکن اگر عورت تبلیغ کرے گی تو وہاں یہ بات آ جائے گی اور ہمیں یقین ہے کہ اسلام دلائل میں ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مرد تبلیغ کرے گا تو جذباتی باتیں تبلیغ میں روک بن جائیں گی۔ وہاں یہ بات نہیں آئے گی۔ عورت سمجھے گی کہ چونکہ مرد ہونے کے یہ اس بات پر زور دیتے ہیں۔ عورت مرد کے مقابلے میں دین کو نہیں سمجھتی اس لئے ہماری ہر دلیل پیش کی جائے گی لیکن یہی باتیں جب ایک عورت کے منہ سے نکلیں گی تو بات جذباتی رنگ میں ہی نہیں رہے گی بلکہ خالص عقلی رنگ اختیار کر جائے گی۔ اور خالص عقلی رنگ میں یقیناً ہمارا پہلو غالب رہے گا۔ دوسرے عورتیں عورتوں میں تبلیغ کر کے انہیں اسلام کی طرف لے آئیں گی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد گھر بار

میں بجائے مخالفت کے احمدیت کی تعریف سنیں گے۔ اور اس طرح وہ احمدیت کے زیادہ قریب آ جائیں گے۔ ان سب باتوں کو سوچنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں عورتوں میں بھی وقف زندگی کی تحریک کو جاری کر دوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں مشکلات پیش آئیں گی مگر ان کا حل بھی سوچا جا سکتا ہے۔ پھر اگر عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں گی تو ان کے لئے علیحدہ نظام قائم کرنا ہوگا۔ اور ایسے عورتوں کے سپرد ہی کرنا ہوگا۔ ورنہ مشکلات زیادہ پیدا ہو جائیں گی اور مخالفین کی طرف سے اعتراضات بھی ہوں گے۔ لیکن لجنہ کے ذریعہ یہ کام کیا جا سکتا ہے جس طرح تحریک جدید مردوں کے لئے کام کر رہی ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ عورتوں کے لئے کام کرے گی اس کی طرف سے بجٹ آیا کرے گا اور ہم اسے منظور کر دیا کریں گے لیکن خرچ سارا عورتوں کی کمیٹی ہی کرے گی

یہ کام کس طرح ہوگا اور واقف زندگی عورتوں کی زندگی کیسے گذرے گی۔ یہ بھی ایک نازک سوال ہے۔ واقف زندگی عورتیں اگر واقف زندگی مردوں سے نہیں بیاہی جائیں گی۔ تو بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ خاوند کہیں نوکری کر رہا ہوگا اور عورت کہیں تبلیغی کام کر رہی ہوگی۔ اس کا حل یہی ہے کہ جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں وہ واقف زندگی مردوں سے شادی کریں۔ جب وہ واقف زندگی مردوں سے شادی کریں گی تو عورت کو مقدم رکھتے ہوئے ہم اس کے خاوند کو بھی اس علاقہ میں لگا دیں گے۔ جہاں عورت کے کام کو زیادہ اہمیت ہوگی۔

پھر تبلیغ کی کیا صورت ہوگی۔ میں نے اس پر بھی غور کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسلی کر دی ہے۔ اس کا انتظام ایک بڑی حد تک ہو سکتا ہے۔ اصل سوال شادی کا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی عورت کی شادی واقفِ زندگی مرد سے ہو۔ یا شروع شروع میں ایسی عورتیں لے لی جائیں جو بیوہ ہوں یا بڑی عمر کی ہوں۔ ان کے بچے جوان ہو چکے ہوں۔ انہیں گھروں میں کوئی خاص کام نہ ہو اور ان کے مرد بھی انہیں اجازت دے دیں کہ وہ اشاعتِ اسلام کا کام کریں۔ ایسی عورتوں کو ہم کہیں گے کہ جاؤ تم دین کی خدمت کرو شریعت نے تمہیں ان قیود سے آزاد کر دیا ہے۔ جو اسلام کی وجہ سے ایک نوجوان عورت پر عائد ہوتی ہے۔ شروع شروع میں ایسی عورتوں کو تربیت دے کر فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔ اس کے بعد وہ لڑکیاں جن کو ان کے والدین اجازت دیں انہیں صنعت و حرفت اور دوسری چیزیں جو عورتوں میں تبلیغ کیلئے ضروری ہیں سکھا کر اور دینی تعلیم دے کر باہر بھجوایا جائے یہ ایک نئی چیز ہے لیکن مسیح اول کے زمانہ میں اس پر عمل ہوا ہے۔ ہمارے سامنے بھی وہ مشکلات درپیش ہیں جو مسیح اول کو درپیش آئیں ان کے دور کرنے کے لئے وہی طریقہ استعمال کیا جاوے گا جو مسیح اول کے حواریوں نے کیا۔ وہ بھی عورتوں سے تبلیغ کا کام لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور ہم بھی عورتوں سے تبلیغ کا کام لینے کے لئے مجبور نظر آتے ہیں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو وہ مشکلات پیش نہیں آئی تھیں جو ہمیں پیش آ رہی ہیں کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے مثیل تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں مہدی اور احمد تھے وہاں آپ کو عیسےٰ اور مسیح کا نام بھی دیا گیا ہے۔ مسیح اور عیسےٰ ہونے کی وجہ سے آپ کو وہی مشکلات پیش آئیں گی جو مسیح اول کو پیش آئیں اور ان کے دور کرنے کے لئے وہی طریقہ استعمال کیا جائے گا جو مسیح اول کے حواریوں نے استعمال کیا کوئی بے وقوف یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مسیح اول کی قوم میں شرک بھی پیدا ہو گیا تھا لیکن اسے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مشابہت کے یہ معنی نہیں کہ ہر وہ بات کی جائے جو مسیح اول کی قوم میں پائی جاتی تھی۔ پھر ہم یہ مان نہیں سکتے کہ مسیح اول کے سچے حواریوں میں شرک پیدا ہوا تھا۔ شرک مرتدین میں پیدا ہوا تھا۔ اور ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ ہم مرتدین کی نقل کریں گے ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مومنوں کی نقل کریں گے۔

...... اور جو کام مخلصین اور مومنین کرتے تھے ان میں یہ بھی شامل تھا کہ انہوں نے عورتوں سے تبلیغ کا کام لیا بلکہ فلسطین میں حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی میں عورتوں سے یہ کام لیا گیا۔ پس اس اعلان کے ذریعہ میں اس نئے پہلو کو بھی جماعت کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایسی عورتیں جو گھریلو ذمہ داریوں سے آزاد ہو گئی ہوں۔ اور وہ سمجھتی ہوں کہ وہ سلسلہ کیلئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہیں میں تحریک کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے تو وہ اپنی بقیہ عمر احمدیت کی تبلیغ میں لگا دیں اور پھر وہ لڑکیاں جن کے والدین اجازت دے دیں اور وہ سمجھتی ہوں کہ وہ تبلیغ کر سکتی ہیں وہ آگے آئیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ وہ سلسلہ کیلئے اسی صورت میں مفید ہو سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جب اِن کے خاوند واقفِ زندگی ہوں۔ اِن کی اگر کسی واقفِ زندگی سے منگنی ہوگئی ہے تو پھر اِن کے لئے اِس تحریک میں شامل ہونا آسان ہے یا اگر وُہ سمجھتی ہیں کہ وُہ اپنے جذبات پر قابو پالیں گی اور شادی کے لئے اپنے انتخاب کو واقفین تک ہی محدود کر سکیں گی تو وُہ آگے آئیں اور اِس تحریک میں شامل ہوں کل جب میں نے اِس تحریک کا ذکر کیا تو ایک لڑکی نے کہا میں بھی اپنی زندگی وقف کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے اِس سے کہا پہلے تم اپنے خاوند کی زندگی وقف کراؤ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِس ذریعہ سے تبلیغ بہت زیادہ کارآمد ہو جائے گی اور اِس سے بہت زیادہ مفید نتائج پیدا ہوں گے اور یہ پردہ جو صرف جسم پر ہی نہیں عقلوں پر بھی پڑا ہوا تھا دور ہو جائے گا۔ اور چند سال تک ہماری تبلیغ بیسیوں گُنے زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن اِس کے لئے نیا انتظام کرنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مردوں کے لئے جو وقفِ زندگی کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ وُہ بھی ناقص ہے۔ دو سال تک میں اِس پر غور کرتا رہا ہوں۔ خُدا نے چاہا تو جب میں ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کرلوں تو اُس وقت اِس نظام میں بھی ایسی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ جو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ہو سکیں گی۔

صاحبِ ثروت بہنیں توجہ کریں

محترمہ زینب حسن صاحبہ ملتان نے اپنے چچا خان، خان بہادر احمد نواز جنگ سیٹھ احمد اللہ الدین سکندر آبادی اور اِن کے فرزند خانصاحب دوست محمد اللہ دین صاحب کی دو ماہ کی حراست کے بعد رہا ہونے کی خوشی میں رسالہ مصباح کو پندرہ روپے عنائت فرمائے ہیں۔ ہم محترمہ کے بہت بہت شکرگذار ہیں اور اِن کا نام معاونات مصباح کی فہرست میں درج کر لیا ہے۔

باقی مصباح بہنوں کو بھی چاہیئے کہ وُہ اپنی ہر خوشی میں حتی المقدور رسالہ مصباح کو یاد رکھا کریں جزاکم اللہ

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرسلہ عابدہ خانم صاحبہ)

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچایا جائے گا۔

دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت نہ کرو کہ ایسے خیالی کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جائے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے

خدائے تعالیٰ بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جاوے۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش کی جا سکتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں دیکھتا تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی

عزیزو! اس دنیا کا مجرد منطق ایک شیطان ہے۔ اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچا دیتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کو مانتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند اچھے اور اہم امور

(تحریر محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم ۔ اے)

لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ہر جسمانی مرض کے لئے کوئی نہ کوئی علاج پیدا کیا ہے۔ اسی طرح تمام روحانی بیماریوں کے علاج بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ نماز انسان کی تمام قسم کی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز ایک ایسی ڈھال ہے جو انسان کو تمام ان افعال کا مرتکب ہونے سے بچاتی ہے جو بُرے اور خدا تعالیٰ کی نظروں میں ناپسندیدہ ہیں۔ یعنی نماز پڑھنے سے انسانی ضمیر میں اتنی جِلا پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان اچھے اور بُرے میں بخوبی تمیز کر سکتا ہے۔ اور نفس لوامہ ہر قدم پر اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں اگر عرفانِ الٰہی کو (جسے حاصل کرنا انسانی زندگی کا مقصد ہے) ایک بلند و بالا مینار سے تشبیہ دیں۔ جس کی بہت سی سیڑھیاں ہوں تو نماز اس مینار کی سب سے پہلی سیڑھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سیڑھی پر چڑھنے کے بغیر انسان اس مینار پر نہیں پہنچ سکتا۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو احمدی اور غیر احمدی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہمارا یہ صرف یہ فرض ہے کہ ہم سو فیصدی احمدیوں کو نمازی بنائیں بلکہ صداقت کو پھیلانے اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جذبہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو جو نماز کے تارک ہو چکے ہیں نمازی بنا دیں جب ہم مسلمانوں میں یہ تغیر پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے اسی دن سے احمدیت کی ترقی کی راہیں زیادہ سے زیادہ کھل جائیں گی۔ کیونکہ نماز پڑھنے کے نتیجے میں جب ہر مسلمان روزانہ نیک نیتی کے ساتھ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا کرے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ اس کی اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔ اور اس کا سینہ حق کو قبول کرنے کے لئے کھول دے گا اور اسے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہو گی۔

ہر احمدی اسلام کی فوج کا سپاہی ہے جسکی تلوار سچے براہین جس کی بندوق صداقت، شجاعت اور عفو وغیرہ صفات ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک بوڑھے بچے مرد اور عورت کو ان تمام صفات سے اسی حد تک متصف ہونا چاہیئے کہ ان صفات کو احمدیوں کے ساتھ ضرب المثل کے طور پر بیان کیا جائے یعنی ہر کالج اور ہر سکول میں ہر ادارے میں ملازمت کے ہر ایک ڈیپارٹمنٹ میں دیانت، امانت، تقویٰ، صداقت بہادری عفو۔ اعلیٰ اخلاق اور برائیوں سے پرہیز میں احمدی اتنے مشہور ہو جائیں۔ کہ یہ خوبیاں ان کے ساتھ مخصوص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھی جانے لگیں مثلاً سینما جانا ہے۔ مسلمانوں میں یہ مرض بدقسمتی سے پھیل چکی ہے۔ اگر کوئی مسلمان سینما جانے سے انکار کرے تو اس کے غیر احمدی دوست اپنے اس علم کی وجہ سے کہ کوئی احمدی سینما نہیں دیکھتا اُسے یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ تم احمدی تو نہیں ہو گئے جو سینما جانے سے انکار کرتے ہو۔ اسی طرح باقی تمام اوصاف ہیں بھی احمدیوں کو باقیوں سے ممتاز اور نمایاں طور پر ممتاز ہونا چاہیئے جب لوگ دیکھیں گے کہ ان لوگوں میں ایسی ایسی خوبیاں جو باقی لوگوں میں مفقود ہیں۔ اس حد تک پائی جاتی ہیں۔ کہ ضرب المثل کے طور پر بیان ہوتی ہیں۔ تو یقیناً وہ اختلافی مسائل کو زیادہ سنجیدگی کے ساتھ اور زیادہ نیک نیتی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرینگے اور چونکہ ہمارے پاس اختلافی مسائل کے حل کے کافی جواب موجود ہیں۔ اسلئے انہیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور اسے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

تیسری بات جس کی طرف میں ان سطور میں توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ دینی علم ہے۔ اوّل تو مسلمان مستورات میں تعلیم ہے ہی بہت کم۔ کل آبادی کا غالباً تین فیصدی تعلیم یافتہ ہے۔ باقی ناخواندہ ہیں۔ ایک ملک جو دنیا میں ترقی کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس ملک کی عورت تعلیمیافتہ ہو۔ پس جو پڑھی ہوئی مستورات ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ رائج کریں اور لجنات کے ذریعہ سے ہر شہر، ہر قصبہ، ہر گاؤں میں لڑکیوں کیلئے ایسے سکول کھولے جائیں جہاں تعلیمیافتہ عورتیں جا کر کچھ

وقت لگائیں اور کم از کم اُردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید باترجمہ سکھائیں اگر اس سکیم پر سنجیدگی کے ساتھ عمل شروع کر دیا جائے تو ایک دو سال کے عرصہ میں تمام احمدی عورتیں لکھنے پڑھنے کے قابل ہو سکتی ہیں۔

پرائمری اور مڈل پاس مستورات حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو نہایت آسانی کے ساتھ پڑھ اور سمجھ سکتی ہیں پس میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہوں۔ کہ ان کے پاس روزانہ ہی بہت سا ایسا وقت ہوتا ہے جسے وہ سو کر یا اِدھر اُدھر کی باتوں میں صرف کرتی ہیں۔ بہت وقت کھو دیا۔ اب وقت کی قدر پہچانیں اور آج سے ہی یہ تہیہ کر لیں کہ ہم روزانہ ایک گھنٹہ دینی کتب کے پڑھنے میں صرف کریں گی۔ چند ہی دنوں میں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کتنا قیمتی خزانہ ان کتابوں میں چھپا ہوا ہے جس سے آج تک آپ محروم رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزانہ کلام میں وہ اثر ہے کہ خودبخود انسان کا دل کھنچتا چلا جاتا ہے اور ایک دفعہ کتاب شروع کر لیں تو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے اپنے دین کے دلائل سے ہم واقف ہو جائیں گے اور عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کی باریک در باریک راہیں جو ان قیمتی الفاظ میں بیان کی گئی ہیں ہم پر کھل جائیں گی اور دل کی صفائی ہوگی۔ یہ علم عرفان کا دودھ ہے۔ جب یہ ہمارے سینوں میں بھر جائے گا تو ہمارا دل گوشت و پوست کا حرکت کرتا ہوا مضغہ نہیں رہے گا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے گا جس کی حفاظت کا خود خدا تعالیٰ ذمہ دار ہو جائے گا اور دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی کوئی طاقت بھی ہمیں چھپا نہیں سکے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ جو ہماری کتابوں کو بار بار نہیں پڑھتا اس کے ایمان میں نقص ہے۔ اور وہ متکبر ہے۔ پس خود ان کتب کا مطالعہ شروع کریں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ خدا تعالیٰ ہماری سستیوں اور غفلتوں کو معاف کرے اور اب ہمیں آگے کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی پیغام کو پھیلتا اور بڑھتا ہوا دیکھ لیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر ویسا کہ وہ آسمان پر ہے قائم کرنے کی سعادت حاصل ہو۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی ایک جھلک

(مرسلہ نصیرہ فردوس صاحبہ از لاہور)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جو ہمارے لئے اپنے اندر دینی و دنیاوی فلاح کا سامان رکھتی ہے کا کچھ حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی ٹھیک اس کے مطابق بنائیں۔ تا فلاح دارین حاصل کر سکیں۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ

(باقی بر صفحہ ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے چاند!

(محترم قاضی محمد اکمل صاحب)

اے چاند ترے ساتھ تو رہتے ہیں ستارے
اب تو ہی بتا۔ جائیں کہاں ہجر کے مارے

احباب صفا کیش مصیبت کے ہیں مارے
اعدائے بد اندیش کے ہیں وارے نیارے

اس حال میں کیا چارہ دل زار کا ہوگا!
بجز اس کے کہ مولا ہی کو اپنے وہ پکارے

مالک تیری قدرت کی نہیں کوئی نہایت
تو چاہے تو دم بھر میں دُکھ دور ہوں سارے

اے چاند تو گھٹتا بھی ہے بڑھتا بھی ہے آخر
پلٹیں گے کسی روز یونہی بخت ہمارے

سینے میں ترے داغ ہیں میرے بھی ہیں اک داغ
یہ داغ نشاں بن کے چمکتا رہے یارے

یاد ان کی دل زار کو تڑپاتی ہے اکثر
بچھڑے ہوئے مدت سے ہیں جو اپنے پیارے

اسلام حقیقی میں لچک ایسی ہے کوئی!
جتنا بھی دبائے اسے اتنا ہی اُبھارے

رک رک گیا تو بھی ہیں سامنے ان کے
پر حالت دل کہہ نہ سکا شرم کے مارے

شکرانے کے نفلوں سجدے بجا لائیں گے اکمل
ہم پہنچیں گے جس روز مسیحا کے دوارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک

(امتہ اللہ خورشید)

خدائے قدوس نے جہاں دنیا و مافیہا کو مومنوں کے آرام و راحت کے لئے پیدا کیا۔ وہاں روح اور روحانیت کے اجاگر کرنے کے بھی سامان پیدا فرمائے صحیفہ قدرت انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لئے کامل راہنما و رہبر ہے اس میں جہاں خدا تعالیٰ نے انسانی ترقی کی راہیں بتائی ہیں وہاں اس نے روحانیت کے قصری چوٹی تک پہنچنے کے بھی راستے بتائے ہیں

ماہِ رمضان کی برکات بے شمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا ھَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن مجید اتارا گیا ہے۔ جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت سے کھلی کھلی باتیں ہیں۔ اور بہت امتیاز کرنے والا ہے۔ پس جو تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو چاہیئے کہ وہ روزے رکھے سوائے بیمار اور مسافر ہونے کی صورتیں وہ اور دنوں کے رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم اس شمار کو پورا کرو اور جو تم کو ہدایت کی ہے۔ اس پر تم اللہ کی بڑائی کرو تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔

مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں خدا تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روحانی فیوض اور اس کی غرض و غایت کو بیان فرمایا ہے کہ روزے خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہیں۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ کہ جسمیں کلام پاک جیسی زندہ اور کامل شریعت نازل ہوئی۔ روزے خدا اور انسان میں بطور سیڑھی کے ہیں اگر انسان خدا کی محبت دنیا کی آغوش میں بیٹھنا چاہتا ہے تو روزے اس کے مقصد میں معاون و مددگار ہونگے

سب سے بڑی برکت خدا تعالیٰ نے رمضان میں مومنوں کی زیادہ سے زیادہ دعاؤں کو قبول کرنا فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

ترجمہ اور جب میرے بندے میری نسبت تجھ سے سوال کریں۔ تو یقیناً میں قریب ہوں۔ دعا کرنے والے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے پکارتا ہے۔ تو میں اُس کی دُعا کو قبول کرتا ہوں لہٰذا وہ میری مانیں۔ اور وہ مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں۔

درحقیقت دُعاؤں کا قبول ہونا ایک نعمت خداوندی ہے مبارک ہیں وہ جنکی دُعائیں عرش معلّٰی سے ٹکرائیں قبولیت دُعا خدا کی محبت کی علامت ہے۔ جیسے دنیا میں خدا کی محبت اور اُس کا قرب نصیب ہو جائے۔ اُس سے بڑھکر کون زیادہ خوش قسمت ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ اپنی ماں کی آغوش محبت میں بیٹھ کر دنیا کی کسی اور چیز کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ ماں کا پیار اُسے دُنیا کی اشیاء سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ تو مومنوں کے لئے ماہ رمضان کے روزے رکھکر خُدا کے قرب و محبت کو پالینا کتنی بڑی نعمت کو حاصل کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں (بخاری)

رمضان میں خدا تعالیٰ سماوی برکات بارش کی طرح اپنے مومن بندوں کے قلوب پر نازل کرتا ہے۔ تاکہ اس کی محبت کی تشنہ روحیں سیراب ہو سکیں۔ یہ مہینہ خدا تعالیٰ نے خالص اور خالص اپنی عبادت و محبت کے پرچار کے لئے بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ نے رمضان کے آخری عشرہ میں مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی بھی تلقین فرمائی ہے کیونکہ رمضان کے آخری عشرہ مبارکہ میں خدا تعالیٰ نے لیلۃ القدر رکھی ہے۔ یہ وہ مبارک رات ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید یوں فرماتا ہے۔ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ترجمہ:- یقیناً ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔ اور تجھ کو کس نے بتایا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے (کی عبادت) سے اچھی ہے۔ اسمیں تیرے رب کے حکم سے ہر ایک کام کی وجہ سے فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں۔ صبح کے چڑھنے تک یہ سلامتی ہے۔

قرآنی آیت نے لیلۃ القدر کی اہمیت اور برکت کو کھلے کھلے لفظوں میں بیان فرما دیا ہے۔ کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ رمضان کا آخری عشرہ چونکہ زیادہ برکات کا موجب ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے مقدر فرما دیا۔ کہ اسمیں ایک رات ایسی رکھی جائے۔ جو کہ مومنوں کا معراج ہو۔ لیلۃ القدر سے مراد صرف ظاہری لیلۃ القدر ہی مراد نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس رات میں مومن بندے کو قلبی اطمینان و تسلی فرمائے۔ وہ اس کی لیلۃ القدر ہے۔ باقی رمضان کی لیلۃ القدر کے لئے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سُنّت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کو لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں خواب میں دکھائی گئی۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمہارے خوابوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ آخری ہفتہ میں متفق ہو گئے ہیں۔ پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو۔ وہ اسکو آخری ہفتہ میں تلاش کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے۔ اور شب بیداری کرتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

اعتکاف فی الحقیقت محبت کے انتہائی درجہ کا نام ہے۔ کہ جب مومن بظاہر اپنے گھر بار کو دس روز کے لئے چھوڑ کر صرف اور صرف اسکی محبت کی مالا کو جپنے کے لئے مسجد میں اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ گویا وہ خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور مومن اپنے خدا سے یہ کہتا ہے۔ کہ اے خدا اب تو میں تیرے گھر پر آیا ہوں۔ تو مجھے بے مراد اور ناکام واپس نہ کیجیو۔ میں نے تجھے بالکل سہارا خیال کرتے ہوئے تیرے دروازے پر آیا ہوں۔ گویا معتکف زبان حال سے یوں کہہ رہا ہوتا ہے۔ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔ اے خدا تو نے میرے ساتھ نیکی کی ہے میں اسکا محتاج ہوں۔

پس رمضان المبارک کی سچی اور اخلاص سے کی ہوئی دعا میں مجیب ہستی قبول کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر ماہ رمضان نازل فرما کر اپنے انعام و اکرام کا جہاں نیا باب کھولا ہے۔ وہاں مومنوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس انعام کا شکر ادا کرتے ہوئے روزے رکھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کریں۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلعم کے صدقہ و خیرات کی رفتار رمضان کے مہینہ میں تیز ہوا سے بھی تیز ہوتی تھی۔

پس ہماری اس رمضان المبارک میں یہی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہم خدا کی رضا کو صحیح معنوں میں حاصل کر سکیں اور خدا کے انعام و اکرام کے وارث ٹھہر سکیں۔ اور خدا ہمارے گناہوں کو اپنی صفت غفاری سے بخش دے۔ اور دُنیا میں ہمیں اپنی محبت اور آخرت میں اپنا قرب نصیب کرے۔ آمین

اے خدا تو ہماری کمزوریوں کو معاف فرما کر ہمیں اپنے حقیقی محبت پانے والوں میں شمار کرلے۔ اور ہمارے انجام بخیر فرما کر ہمیں دنیا میں اپنی خوشنودی نصیب کر۔ آمین۔

نیز ہمیں ان مبارک ایام میں حصول قادیان اور ترقی احمدیت و سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر کے لیے اور حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی صحت وطویل عمر کیلئے اور دیگر مشکلات کے حل ہونے کیلئے دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ اے خُدا تو ہماری مدد فرمائے۔ آمین

امۃ اللہ خورشید

قابلِ شکریہ بہنیں

ہر وہ بہن جو اشاعت "مِصباح" میں ہماری معاون و مددگار ثابت ہوگی۔ ہم اس کے تہِ دل سے مشکور ہوں گے۔ اور دیگر بہنوں کے لئے نیک نمونہ کے طور پر ان کے نام رسالہ "مِصباح" میں شائع کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ ذیل میں ان بہنوں کی پہلی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے مصباح کے خریدار بنائے ہیں۔

۱۔ محترمہ مہر النساء ادیبہ صاحبہ بنت محمد حسن صاحب نقل نویس۔ مردان　　۲ خریدار

۲۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ گوجرانوالہ　　۵ "

نوٹ:۔ ہمیں ان بہنوں کی ضرورت ہے۔ جو مستحق احمدی خواتین کے نام مصباح جاری کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ

(ادارہ)

دعائے مغفرت

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول

یہ مضمون ایک چھوٹے بچے نے بھجوایا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے (مدیرہ)

بہار کا موسم کتنا خوشگوار ہوتا ہے۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اٹھلاتی ہوئی نکل جاتی ہے۔ باغوں میں ہر طرف رنگا رنگ کے پھول کھلے ہوتے ہیں۔ کوئی لال کوئی نیلا۔ کوئی گلابی کوئی پیلا۔ کوئی نرگس کوئی لالہ، کوئی گلاب کوئی موتیا۔ کوئی چنبیلی اور گیندا اور کوئی نیلوفر۔ تمام باغ قسم قسم کے پھولوں سے بھرا ہوتا ہے۔ کسی پھول کی ابھی کلی ہی چٹکی ہے۔ جیسے کہ ایک ننھا سا شگفتہ پھول اپنے حسن کو عریاں کرتا ہوا شرما رہا ہے۔ اور آدھے چہرے سے باہر جھانک رہا ہے اس کی یہ معصوم سادگی سونے پہ سہاگے کا کام دیتی ہے۔ اور اس کے حسن کو اور بھی دوبالا کرتی ہے۔

اس کا ساتھی پھول عالم شباب میں اپنی جوانی کے اولین ایام سے گذر رہا ہے۔ کتنا خوبصورت اور دلکش ہے۔ دل چاہتا ہے۔ اس دلکش اور لطف اندوز نظارے کی طرف دیکھتے ہی جاؤ۔ کبھی دل چاہتا ہے ہاتھ بڑھا کر گلچیں کی طرح اسے شاخ سے جدا کر کے اپنے ہاتھ میں لے کر چوم لو ؎

لپک کر چوم لے پھولوں کو اے بلبل
چمن میں پھر بہار آئے نہ آئے

مگر نہیں۔ شاید اسے شاخ سے جدا کرنے پر اس کی عمر کا کچھ حصہ کم ہو جائے۔ اور یہ کھلتا ہوا اور مسکراتا ہوا غنچہ چند لمحوں میں بے بس ہو جائے۔ کتنا ظالم ہے جو گلچیں بنتا ہے۔ اور اپنی چند لمحوں کی مسرت و شادمانی کیلئے پھول کی زندگی قربان کرنی چاہتا ہے۔ اسے اپنے ہی حال میں شاخ پر جھومنے اور مسکراتے رہنے دو۔ مگر آہ! کتنا ظلم ہے۔ اس کھلتے اور مسکراتے ہوئے پھول پر کہ وہ ہی دن میں گویا کسی بات سے شرمندہ ہو کر آنکھیں جھکا لیتا ہے۔ اور زمین پر حسرت بھری نگاہوں سے اپنی فنا کی بھیانک تصویر دیکھ کر لرز اٹھتا ہے۔

ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ اور اسکی کچھ پتیاں گویا کہ اس مسکراتے اور اٹھلاتے ہوئے حسین غنچہ کے چند اعضاء کاٹ کر اپنے ساتھ لے اڑی۔ اور کچھ فاصلہ پر ان کو خیر باد کہہ کر آگے بڑھی۔ کچھ دیر میں پھر ایک ہوا کا لطیف سا مگر ظالم جھونکا ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ بقایا پتیوں کو مٹی میں سلا گیا۔ آہ! کتنا ناز تھا اسے اپنے حسن پر کہ چند لمحوں میں ہی نیست و نابود ہو گیا۔ پھول کو حسن ہی کیساتھ تشبیہ دی جائے تو خالی از موقعہ نہیں۔ مگر آہ۔ کتنا عبرتناک مگر سبق آموز انجام ہے۔ حسین غنچہ گل کا کہ ابھی کھلا۔ اچھی طرح کھلنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی نہ پایا تھا۔ کہ مُرجھا گیا۔

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مُرجھا گئے

از:- انعام الحق

حفظانِ صحّت

حفظِ صحت ایک ایسا علم ہے۔ جسکی ضرورت ہر ایک انسان کو ہے۔ امیر ہو یا غریب، شہری ہو یا دیہاتی، طبیب ہو یا غیر طبیب، ہر ایک کے لئے اس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا بقائے تندرستی اور حیات کے لئے ازبس ضروری ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن انسان اپنی حسن تدبیر سے زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اور قواعد حفظانِ صحت پر عمل کر کے عمر طبعی کو پہنچ سکتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ کونسے قواعد ہیں جن پر انسان عمل کرنے سے صحیح تندرست رہ سکتا ہے۔ موجودہ یونانی و ڈاکٹری کتابوں میں بڑی بڑی طویل بحثیں کی گئی ہیں، جن پر عمل درآمد کرنا ایسا ہی مشکل ہے۔ جیسے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا۔ ان تمام اصولوں پر کسی ایک شخص نے بھی عمل کرنے کی توفیق نہیں پائی۔ خواہ طبیب اور ڈاکٹر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اصول بہت ناممکن العمل ہیں۔

یونانی اطبّاء نے اخلاط اور مزاج کے مسائل کو ہر ایک ماکول و مشروب اور دواؤں میں داخل کر کے علمِ حفظِ صحت کو ناقابلِ حفظ بنا کر رکھدیا ہے تو دوسری طرف ڈاکٹروں نے جراثیم سے ڈر کر اس علم کو مشکل اور ناقابلِ حل کر دیا ہے۔ الغرض حفظِ صحت کا مسئلہ ایسا پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کہ اس کو سمجھنا اور خصوصاً اس پر عمل کرنا محال بلکہ ناممکن محض ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا طبیب اور لائق سے لائق ڈاکٹر بھی اپنے اپنے حفظِ صحت کے علم کے مطابق عمل میں پورا نہیں اُتر سکتا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ موجودہ علم حفظ صحت محض کتابوں میں درج کرنے کے کام کا ہے۔ عملی طور پر کسی صورت میں بھی صحیح ثابت نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ علم صحیح اس کا نام ہے۔ جو قابلِ عمل ہو۔ اور جس پر عمل کر کے لوگ فائدہ اُٹھا سکیں۔

بغیر کسی مزید تشریح اور طویل عبارت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت کا ایک آسان اصول بتاتی ہوں۔ جس کو ہر کوئی سمجھ کر اس پر آسانی سے عمل پیرا ہو سکیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ برقرار رکھنے کے لئے ہماری مشینری کے ہر پرزے کو کچھ فرائض سرانجام دینے ان کے سپرد کر دیئے ہیں۔ جو ہر وقت اپنا اپنا فرض ادا کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی نگران وہ رُوح رکھی ہے۔ جس کو سب روحِ حیات یعنی رُوح مدبرہ بدن کہتے ہیں۔ رُوحِ حیات کے ماتحت سرخ ذرات کا ایک لشکر ہے۔ جس کو خون کہتے ہیں۔ خون اُن پرزوں کی حفاظت کے لئے ہر وقت جسم میں چکر جاری رکھتا ہے۔ جس کو دَورانِ خون کہتے ہیں۔ اور پُرزے خون کے اس احسان کے بدلے میں خون میں تکلیف دینے والے حصّے خارج کرتے رہتے ہیں۔ یہ مسئلہ کہ خون کس طرح بدل ما تحلل بنتا ہے۔ اور اعضاء (پُرزے) کسطرح ملے ہوئے مضرات خارج کرتے ہیں۔ یہ ذرا لمبا اور تشریح طلب ہے۔ اگر کسی کو شوق ہو۔ تو وہ بذاتِ خود یا بذریعہ خط وکتابت دریافت فرما سکتی ہیں۔ حکماء متقدمین نے اس پر بڑی طول طویل بحثیں کی ہیں لیکن حقیقت کو کوئی بھی ظاہر نہیں کر سکا۔ بلکہ ان کی تشریحات خود ایک دقیق مسئلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے پُرزوں کو جو کام سپرد کیا ہے۔ یہ سوتے جاگتے ہر وقت اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اور جب یہ پُرزے اپنے کام میں پورے نہیں اترتے یعنی ان کے فعل میں کمی بیشی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت آدمی بیمار ہوتا ہے۔

جراثیم سے ہمارا انکار نہیں۔ اخلاط سے ہمارا انکار نہیں ہے۔ ان سے بچنے کی تدابیر سے ہم انکار نہیں کرتے لیکن صرف ان کے پیچھے ہی پڑے رہنا حفظانِ صحت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ملیریا کے موسم کو ہی لیتے ہیں۔ کیونکہ اس موسم میں حفظِ ماتقدم کے طور پر کونین کھلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ مگر تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ جتنی کونین ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ اتنی مقدار آدمی کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔ اور جتنی مقدار حفظِ ماتقدم کے طور پر یا دوائی کے طور پر کھلائی جاتی ہے اتنی ملیریا کے جراثیم کو ہلاک نہیں کرتی۔ دراصل یہ تو ملیریا کے دنوں میں اس لئے مفید ہے۔ کہ ملیریا کا اثر ہضم کرنے والے پرزوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتا اور کونین ہضم کے پرزوں کو ٹھیک رکھتی ہے۔ ان کے فعل طبعی میں کمی بیشی پیدا نہیں ہونے دیتی۔ ڈاکٹروں کے خیال کے مطابق یہ جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ تو پھر اس کو حملہ کے عین وقت میں دینا چاہیئے۔ تاکہ نمودار ہوتے ہوئے جراثیم کو جاتے ہی بھسم کر دے اور بیمار تندرست ہو جائے۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مریض کو شدید نقصان پہنچ جاتا ہے۔ دوسرے مثلاً اگر ملیریا کے دنوں میں دو یا تین ہزار ایک ہی جگہ سونے والے آدمیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملیریا پیدا کرنے والے مچھر تینوں آدمیوں کو ایک جتنا ہی (مساوی طور پر) ہی کاٹیں۔ اور ایک ہی مقدار میں ان کے اندر جراثیم داخل کریں۔ تو کبھی تینوں آدمی ایک ہی وقت میں بیمار نہیں ہوتے۔ ان میں سے پہلے وہ بیمار ہوگا۔ جس کے اعضاء کمزور ہوں گے تو پھر اس سے ماننا پڑے گا۔ کہ اعضاء کی درستی ہی صحت کی ضامن ہے۔ تو پھر حفظان صحت کیلئے ضروری ہوا۔ کہ ہم اپنی مشینری کے پرزوں کے وہ کام جو قدرت نے اُن کے سپرد کئے ہیں۔ اور روح حیات کے معاونین یعنی سرخ ذرات جن کو خون کہتے ہیں کا خیال رکھیں۔ حفظان صحت حقیقی معنوں میں یہی ہے۔ تاکہ جراثیم کے پیچھے بھاگنا اور اخلاط کے طویل اندازوں میں گھبرائے پھرنا نہ پڑے۔

ہمارے خدا نے ہماری پرورش کیلئے روح حیات کو جو معاونین دیئے ہیں۔ سرخ ذرات (خون) اس کی پیدائش اور افزائش کے لئے کھلی اور صاف ہوا اور روشنی اور پاک غذا پیدا کی ہے اس کا مہیا کرنا انسان کے فرض میں داخل ہے۔

زینب خاتون طبیب النساء

ربوہ

شکریہ احباب

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب کی دُعاؤں کے طفیل میرے چچا جان خان بہادر احمد نواز جنگ سیٹھ اسعد اللہ دین سکندر آبادی کو اور ان کے فرزند خان صاحب دوست محمد اللہ دین صاحب کو دو ماہ کی حراست کے بعد رہائی عطا فرمائی۔ الحمد للہ

میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور جملہ احباب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ انہوں نے ازراہ ہمدردی و عنایت ان کیلئے دعائیں فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فقط

زینب حسن

معرفت ڈپٹی کمشنر ملتان

اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء کو پہلا سیپارہ قرآن مجید باترجمہ اور کتاب "ہستی باری تعالیٰ" اور کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ ابھی سے ممبرات کو تیاری کروانی شروع کردیں اور امتحان دینے والی بہنوں کی فہرستیں بھی بھجوائیں یہ دونوں کتابیں دفتر لجنہ اماء اللہ سے حاصل کیجا سکتی ہیں۔ قیمت ۴ آنہ

ہر امتحان دینے والی بہن سے ۱ آنہ (چھ پیسے کے ٹکٹ) داخلہ بھی وصول کر کے بھجوائیں۔ والسلام

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث

منقول از مقامات النساء ——— مذاکرہ

(۱)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک ہی برتن سے) عربی حلوا (جو کھجوروں اور ستو اور گھی سے بنتا ہے) کھا رہی تھی۔ کہ حضرت عمرؓ ادھر سے گذرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بھی بلا لیا۔ اور وہ کھانے میں شریک ہو گئے۔ اتفاقاً اُن کا ہاتھ میری انگلی سے چھو گیا۔ جس پر حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ لوگوں کے متعلق میرا مشورہ مانا جائے۔ تاکہ کسی شخص کی نگاہ آپ پر نہ پڑ سکے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردے کا حکم نازل ہو گیا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے بیویوں کے ساتھ مل کر کھانے کا سبق ملتا ہے۔ جو شفقت اور ازدیادِ محبت کا ذریعہ ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں حضرت عمرؓ کی دور بینی کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

(۲)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے اور مسجدِ نبوی میں حبشی لوگ فوجی کرتب دکھا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کر رکھا تھا۔ اور میں اس پردہ کی اوٹ میں ان حبشیوں کے کرتب دیکھ رہی تھی۔

تشریح:۔ عورتوں کے ازدیادِ علم اور فنونِ جنگ سے واقفیت کیلئے نیز اُن کی جائز تفریح کیخاطر برعایت پردہ اہتمام کرنا مردوں کے فرائض میں داخل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس کے متعدد نمونے پائے جاتے ہیں۔

اس حدیث میں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ غضِ بصر کی پابندی مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو ایک نابینا صحابی کے سامنے آنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ بے شک نابینا ہے۔ مگر تم تو نابینا نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہوا۔ کہ آپ نے خود حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کے کرتب دیکھنے کی اجازت دی؟ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو کرتب دکھانے میں ایک قومی غرض مدِنظر تھی۔ اور دوسرے اوٹ کے پیچھے ہو کر دیکھنے اور بر ملا سامنے ہو کر دیکھنے میں فرق ہے پس جہاں عام حالات میں ایک عورت کا غیر مرد کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھنا منع ہوگا۔ وہاں کسی خاص غرض کے ماتحت اپنے محرم مردوں کی معیت کی اوٹ کے پیچھے سے دیکھنا جائز سمجھا جائے گا۔ واللہُ اعلم

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے۔ کہ انہیں حضرت رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ میں پہچان لیتا ہوں۔ کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو۔ اور جب مجھ پر ناراض ہوتی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کو اس کا کس طرح پتہ لگ جاتا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو تم (قسم کھانے کے لئے) کہا کرتی ہو۔ کہ "لا و ربّ محمدؐ" (یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خدا کی قسم یہ بات نہیں) اور جب مجھ پر ناراض ہوتی ہو۔ تو تم "لا و ربّ ابراہیم" (یعنی ابراہیم کے خدا کی قسم) کے الفاظ استعمال کیا کرتی ہو حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ درست ہے۔ لیکن ایسے حالات میں صرف ظاہر میں آپ کے نام کو ظاہر نہیں کرتی۔ مگر دل میں آپ کا خیال اسی طرح قائم رہتا ہے۔)

تشریح

یہ حدیث میاں بیوی کے پاکیزہ تعلقات کا بہترین آئینہ ہے۔ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمال زیرکی اور فراست کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ صلّی اللہ علی النبیؐ و ازواجہ وسلم۔

ذرا ہنسئے تو!

حامد۔ قصاب سے۔ یہ بچھڑا کیوں رو رہا ہے۔

قصاب۔ یہ بوچڑ خانے میں ذبح کرنے کیلئے لے جایا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ موت سے ڈر کر رو رہا ہے

حامد۔ اوہ یہ کتنا بیوقوف ہے۔ اتنی سی بات پر رو رہا ہے۔ میں نے سمجھا۔ شاید یہ اسکول بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے رو رہا ہے۔

ماں بیٹے سے۔ بیٹا نسیم! صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے تم بُرے لڑکوں کے پاس مت بیٹھا کرو۔

نسیم۔ بہت اچھا۔ مگر امی جان! پھر تو آپ خالد کی اُمی کے پاس ضرور جایا کریں۔ کیونکہ خالد کی امی انہیں ہر روز مٹھائی اور پیسے دیتی ہیں۔

امۃ السلام جماعت ہشتم۔ ربوہ

ایک جولاہا وضو کرنے لگا۔ گھر میں پانی کافی نہ تھا جب وضو کر چکا۔ تو ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ ایک آدمی نے پوچھا۔ ارے یہ کیا؟ جولاہے نے جواب دیا۔ بھائی اس پیر کا وضو نہ تھا۔

مولوی۔ علی محمد تو منہ اندھیرے کھا لیتا ہے۔ اور روزہ نہیں رکھتا

علی محمد۔ جناب اگر میں اتنا بھی نہ کروں۔ تو بالکل ہی کافر ہو جاؤں۔

سیدہ طلیعت عاصی۔ جعفری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یادِ قادیان؟

استاذی المکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب وائس پرنسپل نے ۴۸-۲-۲۴ کی اپنی یہ نظم برادرم عزیز حمید ملک کو بھیجی پچھلے دنوں استاذات نصرت گرلز ہائی سکول نے مائی رحو صاحبہ کے سکول کی خدمات سے فارغ ہونے پر دعوتِ طعام دی۔ دوران تقریب مجھے یادِ قادیان پڑھنے کا موقعہ ملا۔ جو بہنوں کے اصرار پر ناظراتِ مصباح کے لئے ارسال ہے۔

حمیدہ صابرہ - ربوہ

ہوس و نیاز شوق ہے آہ و فغاں حمید — پہلو میں جب سے ہے دلِ آتش فشاں حمید
کس سے کریں شکایتِ چرخِ ستم شعار — سنتا ہے کون نالۂ دردِ نہاں حمید
غارت ہوا زمانے کے ہاتھوں سے وہ چمن — باندھا گیا تھا جس میں کبھی آشیاں حمید
ہر اک نہال و نخل ہے ماتم میں سوگوار — ایسی چلی ہے دہر میں بادِ خزاں حمید
نوحہ بجائے نغمۂ بلبل ہے چار سُو! — یعنی ربابِ عیش ہے طبلِ فغاں حمید
روندی گئی نصیب کے ہاتھوں سے وہ زمین — ہمدوشِ عرش جس سے ہوا خاکداں حمید
خُلدِ بریں تھا دہر میں وہ قادیاں نہ تھی — اک اک مکاں تھا حجلۂ جنت نشاں حمید
دارالاماں کے ہجر میں اُٹھتی ہے ہوک سی — چشمِ الم ہے چشمۂ خوں رواں حمید
اقصیٰ کا درس مجلسِ عرفاں کی شامِ عیش — روتا ہوں کرکے یاد یہ باغِ جناں حمید
رہ رہ کے یاد آتا ہے وہ آستانِ پاک — سوتا ہے جس مزار میں شاہِ جہاں حمید
نقش و فتوح کی راہ پہ گئی روش اب کہاں — تڑپے ہے جس کیواسطے یہ نیم جاں حمید
سلطانۂ حیات تھی جس میں حیات ریز — آبِ بقا کا دور تھا جس میں رواں حمید
زندہ تھا جس کی دید سے میرا جنونِ شوق — شیریں تھی جس کے نام سے میری زباں حمید
رحمت کی چہل پہل کو یارب یہ کیا ہوا — گلشن تھا جس کے سامنے دشتِ خزاں حمید
بادِ نسیم چلتی تھی جس میں ہزار بار — نسریں تھی جس کے صحن میں عنبر فشاں حمید
شان و شکوہ تھی جس کی فضاؤں سے آشکار — شوکت تھی جس کے عہد کی روحِ رواں حمید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاٹے تھے میں نے جسمیں جوانی کے رات دن — لُوٹا گیا وہ خانۂ اُلفت نشاں حمید
صد حیف اب وہ چاند سے چہرے کدھر گئے — ہالہ تھی جس کی واسطے آہ و فغاں حمید
دار العلوم یاد سے اُترا نہیں ہنوز — پروان جسمیں چڑھتے تھے طفل و جواں حمید
جاہل تھے جس کے در کے بھکاری بنے ہوئے — عالم تھے جس کے علم کے منت کشاں حمید
دجلۂ علم بہتا تھا جسمیں صبح و مسا — بغداد وقت سمجھا تھا جسکو جہاں حمید
قبلۂ روزگار تھے جس کے در و دیار — اشبیلیۂ دہر تھا وہ قیرواں حمید
باری کا فیض جسمیں ہمیشہ تھا نو بنو — شانِ حمید جسمیں تھی ہر سو عیاں حمید

القصہ ایک خُلد وہ قادیاں نہ تھی!
جس کا ہے داغ سینہ میں شعلہ فشاں حمید

نوٹ

قادیان کو مؤنث حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار میں باندھا ہے جیسا کہ
ع (قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار)

(بقیہ صفحہ ۱۴) کی عزت نہیں کرتا۔ اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں۔ ان کی بات کو نہیں مانتا۔ اور ان کے تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا۔ کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کیلئے

جب مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کیا

(از محترمہ حور بانو صاحبہ پانی پتی ادیب فاضل)

ایک زمانہ تھا جب چین سے لیکر سپین تک تمام ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اور ساری دنیا کے بادشاہ ان سے ڈرتے تھے۔ اس وقت تک ہندوستان مسلمانوں کے قبضے میں نہ آیا تھا۔ ہندوستان پر مسلمانوں کا قبضہ کس طرح ہوا۔ اسکی کہانی بڑی دلچسپ اور نصیحت آمیز ہے۔

عرب کے چند مسلمان سوداگر ہندوستان کے جنوبی حصے میں تجارت کرنے گئے۔ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے گئے ان میں سے کچھ سوداگروں کا وہیں انتقال ہوگیا۔ اور ان کے بیوی بچے وہاں اکیلے رہ گئے۔ لنکا کے ہندو راجہ نے جب یہ بات دیکھی۔ تو اس نے سوچا کہ لاؤ میں ان عورتوں اور بچوں کو مسلمان بادشاہ کے پاس بھجوا دوں۔ اور اس طرح وہ میرا شکر گزار ہوگا۔ اور میرا دوست بن جائیگا۔ یہ سوچکر راجہ نے ان عورتوں اور بچوں کو بہت کچھ تسلی اور دلاسا دیکر کہا۔ کہ تم گھبراؤ نہیں۔ ہم سرکاری خرچ پر تم کو تمہارے وطن بھیجدینگے۔ چنانچہ راجہ نے ایک جہاز میں ان سب کو سوار کرایا۔ بادشاہ کیلئے بہت سے تحفے ان کے ساتھ کئے اور بادشاہ کو خط لکھا۔ کہ ان لوگوں کو جو یہاں بے یار و مددگار رہ گئے تھے۔ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ جو کوئی اور خدمت ہو وہ بھی میں کرنیکو تیار ہوں۔

جب یہ جہاز سندھ کے قریب پہنچا۔ تو یہاں چند ڈاکوؤں نے جہاز کو لوٹ لیا۔ اور عورتوں اور بچوں کو پکڑ کر سندھ کے راجہ کے حوالے کر دیا۔ جس نے ان کو قید کر دیا اس راجہ کا نام داہر تھا۔

جب اس لوٹ مار کی خبر دمشق میں پہنچی جو اس زمانہ میں اسلامی حکومت کا دارالخلافہ تھا۔ تو خلیفہ نے راجہ داہر کو لکھا۔ کہ جتنی عورتیں اور بچے تمہارے پاس قید ہیں۔ ان کو فوراً ہمارے پاس بھیجدو۔ اور ان ڈاکوؤں کو سزا دو جنہوں نے ہمارا جہاز لوٹا۔ راجہ داہر نے اس کا سخت جواب دیا۔ نہ قیدیوں کو چھوڑا نہ ڈاکوؤں کو سزا دی۔ اس پر خلیفہ نے ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے فوج بھیجی۔ اس فوج کا سپہ سالار صرف سترہ برس کا ایک نوجوان لڑکا تھا جس کا نام محمد بن قاسم تھا۔ مگر یہ لڑکا بلا کا بہادر تھا۔ آندھی اور طوفان کی طرح آیا۔ راجہ داہر نے مقابلہ کیا۔ مگر مارا گیا۔ اور سارے سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سارے ہندوستان پر مسلمان قابض ہو گئے۔ اور سینکڑوں برس تک انہوں نے یہاں بڑے شان سے حکومت کی۔

از قلم

محترمہ حور بانو صاحبہ پانی پتی

ادیب فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری باتیں

(از محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ)

سفید کپڑوں سے سیاہی کے داغ کو دور کرنا

(۱) جس کپڑے پر سیاہی کا داغ پڑ جائے۔ تو اس جگہ لیموں کا رس ملکر نمک لگا دو۔ اور پانی سے دھو ڈالو۔

(۲) انڈے کی سفیدی پھینٹ کر لگاؤ۔ اور آٹھ دس منٹ کے بعد پانی سے دھو ڈالو۔

(۳) لیمو کو کاٹ کر اس کا عرق داغ پر نچوڑو۔ پھر اس لیمو کو اس داغ پر خوب رگڑو۔ بعد ازاں پانی سے دھو ڈالو۔

(۴) اگر سیاہی کا داغ پرانا ہے۔ اور وہاں لیمو کا رس اور نمک نہیں لگایا۔ تو کپڑا گل جائیگا۔ ایسے پرانے داغ کو دور کرنے کیلئے ایک بڑا چمچہ لیموں کا رس لے کر ایک چھوٹا چمچہ نمک ملالو۔ پھر ایک پیالہ کو ابلتے ہوئے پانی سے نصف کے قریب بھر کر اس داغ والی جگہ کو اس پر پھیلا دو۔ پھر کسی اسفنج یا فلالین کے ٹکڑے سے یہ مصالحہ اس داغ پر آہستہ آہستہ ملو۔ جو سیاہی اسفنج میں لگے اسے دھوتے جاؤ۔ اور نیا مسالحہ لگا کر رگڑتے جاؤ۔ جب داغ سفید ہو جائے تو اس کپڑے کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دو۔ آٹھ دس منٹ کے بعد ٹھنڈے پانی میں دھو کر سکھاؤ۔ کپڑوں کو پہلے بھگو لیا جائے پھر اٹی کی طرح لگا دیں۔ کھٹائی اور لیموں سے بھی یہ کام نکل سکتا ہے۔ چند منٹ کے بعد کپڑے کو پانی سے دھولیں۔

سیاہی کا داغ اگر تازہ ہو تو اس کو کپڑے پر سے اتارنے کی یہ ترکیب بہت اچھی ہے کسی چوڑے منہ کے برتن کے اوپر اس جگہ کو جہاں سیاہی لگی ہو۔ خوب کس کر باندھنا چاہیئے اور پھر ایک ٹماٹر کا ٹکڑا دھیرے دھیرے اسطرح رگڑنا چاہیئے کہ اس کا رس وہاں اچھی طرح لگ جائے۔ کچھ دیر لگانے کے بعد اس جگہ پر گرم پانی ڈالنے سے داغ چھوٹ جائیگا۔

کبھی کبھی ایسا کرنے سے اگر کپڑا رنگین ہو۔ تو وہاں سے رنگ اڑ جاتا ہے۔ پانی میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر دھونے سے عموماً رنگ پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

بالوں کو لمبا کرنیکے نسخہ جات

(۱) بالوں کو بڑھانے کیلئے برگ نیم اور برگ بیر پیس کر نہاتے وقت سر میں لگائیں چار گھڑی کے بعد دھو ڈالیں۔

(۲) بالوں کو لمبا کرنے کے لئے تخم شرنبہ، برگ بیر برابر پیس کر دو دام بالوں کی جڑوں میں ملیں۔ تھوڑی دیر کے بعد دھو ڈالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ بابت ماہ جنوری تا مارچ ۱۹۵۰ء

سب سے بڑی بات جو ان مہینوں میں وقوع پذیر ہوئی وہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر ہے۔ جس کے نہ ہونے سے لجنہ کے کاموں میں بہت ہی وقت محسوس ہوتی تھی۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں لجنہ کے کام کرنے کیلئے جگہ عطا فرمائی۔

پہلی سہ ماہی میں مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سات اجلاس اور تین ماہانہ جلسے منعقد ہوئے۔ خاص طور پر قابل ذکر جلسہ مصلح موعود ہے۔

اسی طرح اس سہ ماہی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ دسمبر ۱۹۴۹ء کے فیصلے تمام لجنات کو چھپوا کر ارسال کئے۔ دفتر بیت المال سے مختلف جماعتوں کے پتے حاصل کرکے بنام امیر جماعت کو خط بھجوایا گیا۔ کہ آپ عورتوں کو اکٹھا کرکے ان پر لجنہ اماء اللہ کی اہمیت واضح کرکے لجنہ اماء اللہ قائم کریں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل ضلعوں میں لجنات قائم ہوئیں۔

ضلع لائلپور (۱) چک ۶۹ (۲) گنگاپور (۳) تاندلیانوالہ (۴) کھیوہ چک ۱۴۶ (۵) کلیا نپور چک ۲۴۳ گ ب (۶) چک ۵۵ ... (۷) ٹھیکریوالہ (۸) کھوڑوالی (۹) چک ۶۱ R.B. حلقہ شرکاء

ضلع منٹگمری (۱) اکاڑہ (۲) چک ۶/۱۱-۷ (۳) چک ۵۵/۲-۷ محمود پور

ضلع شیخوپورہ (۱) بہوڑ چک ۱۸ (۲) شاہ مسکین (۳) سانگلہ ہل۔

ضلع گجرات :۔ (۱) تورنگ (۲) گھیٹر (۳) آڈہ (۴) چک سکندر (۵) سعد اللہ پور

ضلع ملتان ۔ وہاڑی منڈی۔ تمبہ

ضلع لاہور ۔ لاہور چھاؤنی

ضلع سیالکوٹ ۔ (۱) کوٹ منڈیانوالہ (۲) کوٹ کرم بخش (۳) ناروّوال (۴) کٹھروہ (۵) مالوکے۔

ضلع جھنگ :۔ گھیانہ

ضلع شاہ پور :۔ خوشاب

ضلع گوجرانوالہ (۱) وزیرآباد (۲) رسول نگر (۳) مانگٹ اونچے (۴) اکال گڑھ۔

ضلع سرگودہا۔ چک ۹۸ شمالی (۲) چک نمبر ۱۷ جنوبی (۳) چک ۱۱۷ جنوبی (۴) چک ۲/۱۲ ج۔

صوبہ سرحد :۔ ڈیرہ اسماعیل خان

صوبہ سندھ :۔ سکھر۔ ڈگری۔ باڈہ وسن

چٹاگانگ :۔ اٹاوہ (یو۔پی)

یکم جنوری سے ۳۱ مارچ تک ۶۳۹ خط دفتر لجنہ اماء اللہ سے روانہ کئے

" " " " ۱۶۷ " موصول ہوئے

" " " " ۱۸۰ خط مقامی دفاتر وغیرہ میں بھجوائے گئے

" " " " ۹۸ " سے موصول ہوئے

رپورٹ شعبہ مال ۔ اس شعبہ کے ماتحت تمام لجنات کو لکھا گیا تھا۔ کہ اپنی اپنی لجنہ کی تعداد ممبرات اور بجٹ سالانہ سے اطلاع ہوتی اس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے بجٹ مقرر ہو کر دفتر لجنہ میں موصول ہوئے۔ جن لجنات کی طرف سے ابھی تک بجٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ کی اطلاع نہیں آئی۔ اُنہیں چاہیئے کہ فوراً تقرر کر کے اطلاع دیں۔

ضلع جھنگ :۔ ربوہ حلقہ ۱ ربوہ حلقہ ۲

ضلع سرگودھا :۔ سرگودھا۔ ادرحماں۔ چک ۹ پنیار۔ بیانی

ضلع لائلپور :۔ جڑانوالہ۔ چک ۹۶ گ ب۔ کنگا پور۔ گھسیٹ پور

حافظ شکارہ۔ چک ۱۲۷ R.B

ضلع جہلم ۔ چکوال۔ ضلع گوجرانوالہ :۔ گوجرانوالہ

ضلع گجرات ۔ شادیوال۔ کھاریاں۔

ضلع سیالکوٹ :۔ بہلولپور۔ لودھان، قلعہ صوبہ سنگھ، ٹھروہ

صوبہ سندھ :۔ محمد آباد سٹیٹ۔ کنری۔ ڈگری۔

ضلع ملتان :۔ لودھراں۔ تلمبہ

ضلع مظفرگڑھ :۔ علی پور

ضلع منٹگمری :۔ اکاڑہ ضلع لاہور :۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

چگانگ :۔ ہیا گلپور، مردان

رپورٹ شعبہ خدمتِ خلق۔

راولپنڈی۔ بعض نادار اور غرباء کو ضروری اشیاء سے امداد دی۔ ایک بیروزگار کو برسرِ روزگار ہونے تک کھانا کھلاتی رہیں۔

چنیوٹ :۔ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ چنیوٹ کی طرف سے مبلغ ۲۲/- روپے نظارت ضیافت کو بھجوائے کہ مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

سرگودھا :۔ ایک بہن جو کسی باہر کے گاؤں سے یہاں شہر میں بغرض علاج آئی ہوئی تھی۔ اس کی بیمار پرسی کی گئی۔ ایک بہن کا بچہ گم گیا تھا۔ تھانہ سے پتہ کر کے اُس کی پریشانی دُور کی۔

احمد نگر۔ ہر احمدی بہن کی تکلیف میں امداد دی جاتی ہے۔ خاص طور پر ایامِ زچگی میں۔ کیونکہ یہاں دائی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔

کراچی۔ ایک بہن کی لڑکی فوت ہوگئی۔ تو اسے ممبرات لجنہ نے غسل دیا۔

ننکانہ (؟) لیالنوالہ۔ ایک ضعیف مسافر بہن کو کھانا کھلایا۔ رات کو سونے کا بندوبست کیا۔ اور صبح کو اسٹیشن پر پہنچایا گیا۔ ایک فقیر کو مانگنے سے منع کیا اور محنت مزدوری کرنے کا وعدہ لیا۔ تین راہگیروں کو پانی پلایا۔

کنری سندھ ۔ امداد درویشان کے لئے تحریک کر کے کچھ رقم بھجوائی۔

رپورٹ شعبہ تعلیم۔

گوجرانوالہ۔ تعلیمی مضامین اجلاس میں سنائے گئے ہیں۔

حیدرآباد سندھ۔ کشتی نوح کتاب باقاعدہ اجلاس میں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

راولپنڈی۔ پچھلی رپورٹ کے مقابلہ میں اگلی ترقی کے ساتھ قرآن کریم باترجمہ پڑھایا جارہا ہے۔

تخت ہزارہ۔ تفسیر کبیر کا کچھ حصہ باقاعدگی سے ہر اجلاس میں سنایا جاتا ہے۔

(ربوہ حلقہ الف) قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔

لودھان ۔ ۱۳ لڑکیاں نماز باترجمہ سیکھ رہی ہیں۔

سرگودھا ۔ ایک ممبر قرآن کریم باترجمہ پڑھ رہی ہے۔

تلمبہ ضلع ملتان ۔ تین بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور دو بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور لجنہ کی ممبرات کو نماز کا ترجمہ یاد کرایا اور بتایا کہ جب تک ہم ترجمہ نہ سیکھ لیں۔ نماز کی حقیقت سے آشنا نہیں ہو سکتیں۔

(باقی بر صفحہ ۳۵)

غرارہ کے لئے خوبصورت حاشیئے

بیگم فقیر محمد صاحب ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی ضلع راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۶۹۲ ۔ میں جنت بی بی زوجہ اللہ داد صاحب مرحوم عمر ۲۰ سال ساکن گھچل ورک ڈاک خانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۱۰۰ روپیہ وصول شدہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:۔ جنت بی بی۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ بقلم خود عباس علی پسر موصیہ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۶۸۷ ۔ میں حسین علی ولد چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال ساکن گھچل ورک ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کچھ ایکڑ واقعہ کوٹلی ضلع امرتسر ہے۔ اور منقولہ جائیداد ایک عدد بھینس قیمتی -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود حسین علی۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر۔ گواہ شد۔ بقلم خود اللہ رکھا موضع جنڈیہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۱۵۶۵ ۔ میں محمد ابراہیم شاد ولد میاں اللہ دتہ صاحب عمر ۳۵ سال ساکن مومن ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۷-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد مبلغ -/۷۲ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔

العبد:۔ محمد ابراہیم شاد احمدی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا میاں مولا بخش

نمبر ۱۲۱۶۶ ۔ میں سراج الدین ولد میاں پیر بخش صاحب عمر ۴۰ سال مرادوال ڈاکخانہ ہریہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان واقع مرادوال -/۱۰۰۰ روپیہ کا ہے۔ ماہوار آمد -/۶۸ روپیہ ہے۔ میں اپنی جائیداد اور ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد کے اور ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد:۔ سراج الدین بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الحمید آصف دفتر وصیت

گواہ شد:۔ محمد شفیع بقلم خود آرمی ہلڈ ٹرانس فیوز فانڈ راولپنڈی۔

نمبر ۱۰۹۸۴ ۔ میں محمد اسلم میر ولد میر بخش صاحب عمر ۲۴ سال ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ماہوار آمد تقریباً -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔۔

العبد: محمد اسلم میر گواہ شد:۔ بقلم خود محمد بخش امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۴۰۸ ۔ میں حبیب اللہ ولد مستری ابراہیم صاحب مرحوم عمر ۵۲ سال ساکن بھینی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ دو عدد مکانات ایک پختہ و ایک خام ۱/۴ حصہ قیمتی -/۸/۳۱۲ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میں تا زیست اپنی ششماہی آمد -/۱۲۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ حبیب اللہ مستری بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد عبد العزیز امیر جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۹۲۱ میں محمد شادی ولد چوہدری نواب الدین صاحب عمر ۶۵ سال ساکن ٹھٹھہ ناظری ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد غیر منقولہ چھ ایکڑ زرعی زمین قیمتی -/۱۲۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا:۔ محمد شادی۔

گواہ شد نشان انگوٹھا:۔ محمد ابراہیم فرزند حقیقی

" " " :۔ چوہدری اللہ دتہ

نمبر ۱۲۲۱۸ ۔ میں محمد بشیر ولد میاں فضل الٰہی صاحب عمر ۳۳ سال ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد مبلغ -/۵/۹۹ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی
مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: محمد بشیر سب پوسٹماسٹر شاہدرہ ملز۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: غلام محمد صاحب سکول ماسٹر شاہدرہ۔ (شیخوپورہ)

نمبر ۱۲۴۵۲ - میں مبارکہ خاتون بنت چوہدری ظہور احمد صاحب عمر چودہ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب نے -/۱۰۰ روپیہ دیا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ: مبارکہ خاتون بقلم خود
گواہ شد: محمود احمد ودود میڈیکل سٹورز سرگودھا
" " : حافظ مسعود احمد " " "

نمبر ۱۲۴۵۳ - میں فضل بیگم زوجہ بابو حسن دین صاحب عمر ۳۹ سال ساکن دھرم پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔
نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس میں بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبدہ: فضل بیگم بقلم خود
گواہ شد: حسن دین ارسنل کلرک خاوند موصیہ
" عبدالواحد سیکرٹری مال دھرم پورہ۔ لاہور

نمبر ۱۲۴۶۵ - میں خواجہ غلام نبی گلگاہ ولد خواجہ محمد خضر صاحب عمر ۴۰ سال ساکن فتح کدل سرینگر کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد تین مکانات پختہ واقعہ سرینگر اور ایک صد پچاس کنال اراضی۔ یہ جائیداد میرے چار بھائیوں و ہمشیرہ کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میں اس میں سے اپنے حصہ کی اور مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ماہوار۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیدادوں کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد: خواجہ غلام نبی گلگاہ معرفت شیخ جلال الدین صاحب انگزیکٹو آفیسر مری۔ گواہ شد: ابوالعطا جالندھری
گواہ شد: شیخ جلال الدین انگزیکٹو آفیسر مری۔
" " : خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۴۶۶ - کمال محمد اکمل ولد چوہدری قطب الدین صاحب عمر ۲۵ سال ساکن خلجیاں۔ ڈاکخانہ رعیہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۴۹ حسب ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد جو اس وقت چار بھائیوں میں مشترک جسکی تفصیل مجھے یاد نہیں علیحدہ دریافت کرکے ارسال کرونگا۔ اسمیں بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۲۰۹ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

العبد :۔ کمال محمد اکمل جی۔ ایچ۔ کیو۔ راولپنڈی

گواہ شد :۔ عبد الحمید سیکرٹری وصایا۔ معرفت عبد الحمید صاحب مکان ۲۲۳ صدر گوالمنڈی راولپنڈی

گواہ شد

قاضی محمد نذیر پوسٹل کلرک

نمبر ۱۲۵۸۷ میں نصیرہ فردوس زوجہ کیپٹن فیروز محی الدین صاحب عمر ۲۰ سال ساکن قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد زیورات طلائی پانچ تولہ قیمتی ۵۰۰/- روپیہ اور زیور نقرئی قیمتی ۲۵/- روپیہ علاوہ ازیں مبلغ ۳۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ شوہر ہے یعنی کل جائیداد قیمتی مبلغ ۸۲۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبدہ :۔ نصیرہ فردوس۔ گواہ شد :۔ کیپٹن فیروز محی الدین قریشی ایڈجوٹنٹ فرقان بٹالین۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر احمد علی جعفر موصیہ

نمبر ۱۲۵۹۶ میں امۃ الحی سعیدہ زوجہ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر عمر ۲۳ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۱۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ اور زیور طلائی دس تولہ سات ماشہ اور زیور نقرئی انیس تولہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبدہ :۔ امۃ الحی سعیدہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد : سعید احمد عالمگیر بی۔ اے۔ ربوہ ضلع جھنگ

مرزا محمد صدیق بیگ۔ بقلم خود

نمبر ۱۲۵۹۹ میں اصغری بیگم صاحبہ بنت مولوی سراج الحق صاحب عمر ۲۰ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۸/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی تین ماشہ ہے اور ۵ روپے تا ۱۰ روپے آمد ہوجاتی ہے۔ اور نیز مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میرے مرنیکے بعد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبدہ :۔ اصغری بیگم معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد :۔ امۃ الحفیظ اختر کلرک ربوہ ضلع جھنگ

سراج الحق پٹیالوی۔ والد موصیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۳۱)

چونڈہ۔ کشتی نوح باقاعدہ پڑھکر ہر اجلاس میں سنائی جاتی ہے

دیک ۹۱/۷ ب۔ تین ممبرات کو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم باترجمہ سکھانیکا انتظام کیا۔ چھوٹی بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا۔

چٹاگانگ۔ اردو لکھنا پڑھنا۔ قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ اور سناتے باترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔

احمد نگر۔ تفسیر کبیر کا کچھ حصہ اور کتاب مقامات النساء میں سے چند احادیث پڑھکر سنائی جاتی رہیں۔

گھٹیر۔ قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے کی تلقین کی۔

بہلولپور چک $\frac{124}{R.B.}$ ہر اجلاس میں علمی مضامین پڑھکر سنائے گئے

حافظ آباد۔ اردو پڑھنا سیکھ رہی ہیں۔ کلام محمود کا کافی حصہ پڑھ لیا ہے۔

کھاریاں۔ علمی مضامین پڑھکر ہر اجلاس میں سنائے گئے۔

کنری۔ گھر کی چار دیواری میں پڑھائی کے لئے سکول کھولا ہوا ہے۔

رپورٹ شعبہ تبلیغ:۔

راولپنڈی۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ الفضل اخبار برائے مطالعہ دیا گیا۔

موہاڑ ضلع گجرات۔ ہر اجلاس میں غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور تبلیغی رنگ کے مضمون پڑھکر سنائے جاتے ہیں کا فراشے کر واپس جاتی ہیں۔

محمد آباد اسٹیٹ:۔ غیر احمدی مستورات کو اپنے جلسہ میں شامل کیا۔

ربوہ حلقہ الف۔ ۳ عدد تبلیغی خط لکھے گئے کتاب انوار خلافت برائے مطالعہ زیر تبلیغ عورت کو دی۔

تامیبہ۔ کتاب تبلیغ ہدایت اور اخبار الفضل برائے مطالعہ تین غیر احمدی مستورات کے گھر پہنچایا۔ ہر ہفتہ یوم تبلیغ مناتی ہیں۔

مالوکے۔ غیر احمدی مستورات کو ہر اجلاس میں بلایا جاتا ہے

لوہان۔ دو عورتیں احمدیت میں شامل ہوئیں۔

خانیوال۔ ہر اجلاس میں غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور تبلیغی مضامین سنائے جاتے ہیں

سرگودھا۔ یوم تبلیغ کے دن انفرادی طور پر لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی

حیدر آباد دکن۔ قریبی رشتہ داروں کو تبلیغ کی گئی تین مستورات کو بیعت میں شامل کیا۔ ایک غیر احمدی بہن کے نام اخبار "الرحمت" مفت جاری کیا۔

ننکانہ صاحب۔ یوم تبلیغ کے دن فرداً فرداً گھروں میں جاکر تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے

بہلولپور ضلع سیالکوٹ:۔ ایک معترض کو براہین احمدیہ پڑھنے کو دی

چٹاگانگ۔ بنگالی زبان میں تبلیغ کی بہت اچھا اثر قبول کیا۔

مانگا چانگریاں۔ اپنے ماہانہ جلسہ میں غیر احمدی بہنوں کو بلایا گیا

ماڈل ٹاؤن لیالپور۔ ۹ مستورات زیر تبلیغ ہیں۔ ایک عیسائی مشنری لیڈی کو چائے پر مدعو کیا۔ اور اسے تبلیغ کی۔ بہت متاثر ہوئی اور دوبارہ آنیکا وعدہ کیا۔

رپورٹ متفرق مساعی:۔ امۃ الحی لائبریری کی تحریک تمام لجنات کو کی گئی تھی۔ اس کا چندہ وصول ہوا۔ اسی طرح مسجد ہالینڈ کے چندہ کی تحریک بھی بھجوائی گئی۔ جس کے لئے اکثر لجنات نے حصہ لیا جسکی رپورٹ دوسری جگہ درج ہے۔ فارم رپورٹ نہ ہونیکی وجہ سے لجنات کی طرف سے مکمل شعبہ جات کی رپورٹ نہیں ملتی۔ اس لئے اب فارم رپورٹ نئے چھپوائے جا رہے ہیں۔ اور تمام لجنات کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ عطر

امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ بہترین ولایتی عطر ۔ شامی ۔ حنا ۔ جوہر

[illegible] روز ، جانکوائل ، سپریاں ، فلور [illegible]

فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ہماری اپنی مصنوعات اعلیٰ [illegible] عنبر ۔ گل ۔ چنبیلی ۔ گلاب ۔ خس [illegible] علاوہ محصول ڈاک

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ

ضلع جھنگ

پیاری پیک

درجہ خاص

لیکوریا اور ماہواری کی کثرت کا بے نظیر مجرب علاج

قیمت فی پاؤ چھ روپے نصف پاؤ ۳/- روپے۔

اکسیر عقم و حکمت ۔ ماہواری کا بالکل بند ہو جانا یا رک رک کر آنا یا درد سے آنا کا بے خطا اور حتمی علاج ہے

قیمت چھ روپے

اکسیر اولاد نرینہ ۔ جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا لڑکا پیدا ہو

بیسیوں تجربات ہو چکے ہیں ۔ مکمل کورس پچیس روپے یعنی ۲۵/- روپے

حسن افزا ۔ کیل چھائیاں اور مہاسے دور کر کے چہرے کو بارونق بناتا ہے ۔ قیمت

فی شیشی تین روپے ۔

ملنے کا پتہ

مطب عجائب گھر

[illegible] لاہور